Oriental College Magazine, Century Number, Vol.100, No. 02-04,
Serial No. 376-378, 2025

مستشرقین بطورِ پرنسپل اورینٹل کالج (علمی و ادبی خدمات)

عاصمہ رانی، پی ایچ ڈی
ایسوسی ایٹ پروفیسر اُردو
گورنمنٹ صادق کالج برائے خواتین یونی ورسٹی، بہاول پور

Orientalist as Principal Oriental College (Academic and Literary Services)

Aasma Rani, PhD
Associate Professor of Urdu
Govt. Sadiq College Women University, Bahawalpur

Abstract

The role of the Orientalist as the principal of an Oriental college represents a pivotal intersection of academic leadership and cultural scholarship. This paper examines the academic and literary contributions of Orientalists who helmed such institutions, emphasizing their dual function as administrators and scholars. Orientalists, with their profound understanding of Eastern languages, histories, and traditions, played an instrumental role in shaping the curriculum, fostering cross-cultural intellectual exchanges, and promoting the study of classical literature. The paper explores how their academic services extended beyond administrative duties to include significant contributions to linguistic studies, manuscript preservation, and the dissemination of literary works. While their efforts often bridged cultural divides, their work also reflected the colonial contexts of their time, raising questions about the interplay of power, knowledge, and representation in their endeavors. Through a critical analysis of their tenure, this study highlights the Orientalists' lasting impact on the academic and literary landscapes of their respective eras, offering insights into the legacy and complexities of their contributions.

Keywords:
Orientalist, principal, Oriental college, linguistic studies, Asian Language and Literature

برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر جب انگریزوں نے اقتدار قائم کیا تو مسلمانوں اور ہندوؤں کی مذہبی، سیاسی، معاشی اور تعلیمی سرگرمیوں پر گہرا اثر ہوا۔ برصغیر پاک و ہند میں تعلیم کو اہمیت دی جانے لگی اور کئی تبدیلیاں بھی رونما ہوئیں۔ جدید علوم اور زبان و ادب پر توجہ دی جانے لگی۔ ۱۸۰۴ء اس سرزمین کے لیے تعلیمی لحاظ سے اہم سال تھا کیونکہ اسی سال میں برصغیر پاک و ہند کے ہر صوبے میں باقاعدہ طور پر محکمہ ہائے تعلیم قائم کئے جانے لگے نیز جو تعلیمی ادارے حکومتی تحویل میں نہیں تھے انہیں بھی امدادی رقوم دی گئیں۔ ۱۸۰۴ء کے بعد تعلیمی سرگرمیاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔ پاک و ہند کے بڑے شہروں جیسے کہ کلکتہ، بمبئی، لاہور میں کالجز، یونی ورسٹیاں بھی قائم کئے گئے۔ لاہور میں ۱۸۶۵ء میں انجمن پنجاب کی داغ بیل ڈالی گئی جس کا مقصد قدیم مشرقی علوم کا احیاء کرنا، صنعت و تجارت کو فروغ دینا اور علمی، معاشی، ادبی، سیاسی مسائل کو حل کرنا تھا۔ آگے چل کر یہ ادارہ اورینٹل یونی ورسٹی لاہور کے لیے معاون ثابت ہوا۔ "انجمن پنجاب ۱۸۶۵ء سے لے کر ۱۸۶۹ء تک اورینٹل یونی ورسٹی کے قیام کے لیے سرگرداں رہی۔"(۱)

اس انجمن میں سب سے اہم کردار مستشرقین کا رہا ہے۔ ان کی علمی کاوشوں نے مشرقی ثقافت، تاریخ اور تہذیب کو عالمی سطح پر متعارف کروانے میں نمایاں حصہ لیا۔ جب مستشرقین نے بطورِ پرنسپل اورینٹل کالج خدمات انجام دیں، تو ان کی قیادت نے ان اداروں کو نہ صرف تعلیمی بلکہ ادبی مراکز میں بھی تبدیل کر دیا۔ اورینٹل کالجز کے نصاب کی تشکیل میں مستشرقین کا اہم کردار رہا۔ انہوں نے مشرقی زبانوں مثلاً عربی، فارسی، اردو، اور سنسکرت کے نصاب کو جدید علمی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا۔ ان کی نگرانی میں نادر کتب و مخطوطات کو محفوظ کیا گیا اور طلبہ کو مشرقی علوم کے ساتھ مغربی تحقیق سے روشناس کروایا گیا۔ ابو سلمان شاہجہانپوری لکھتے ہیں:

> "علوم مشرقی کی اس درس گاہ نے قوم کے پژمردہ چہرے کے لئے عزم و اعتماد کا سامان آرائش اور عارض و رخسار کے لئے علم و تہذیب کا غازہ مہیا کیا ہے۔ اورینٹل کالج ایک فانوس ہے جس نے مشرقی علوم و تہذیب کی شمع کو حوادث و انقلابات روزگار میں بجھ جانے سے بچایا۔ برصغیر پاک و ہند کا اگر کوئی ادارہ یہ فخر و دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ گزشتہ سو سال میں ملت کے عظیم علمی و تہذیبی ورثے کا پاسبان رہا ہے اور اس نے قوم کے علمی و تہذیبی ورثے کی نہ صرف حفاظت کی بلکہ اس کی توقیر میں اضافہ بھی کیا ہے تو وہ صرف اورینٹل کالج ہے۔"(۲)

ڈاکٹر لائٹنر انجمن پنجاب کے روحِ رواں تھے۔ مشرقی زبان و ادب کے لیے کی گئی خدمات کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انجمن پنجاب کے فروغ کے لیے انہوں نے کئی مجالس اور تقریبات کیں۔ ڈاکٹر لائٹنر

نے جدید علوم وفنون کو مشرقی زبان میں تبدیل کرنے کے لیے باقاعدہ ایک کمیٹی بھی بنائی جو جدید انگریزی کُتب مشرقی زبان میں تبدیل کرتے تھے۔ صرف اتنا ہی نہیں مشرقی باشندوں کے لیے ڈاکٹر لائٹر ایک ایسی یونی ورسٹی بھی قائم کرنا چاہتے تھے جو جدید اور قدیم دونوں علوم کے سنگم سے بنے جس سے یہاں کے طلبہ کی ذہنی واخلاقی رہنمائی ہو سکے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے اسی سوچ کو لے کر آگے جا کے اورینٹل یونی ورسٹی کی بنیاد رکھی۔ البتہ انہیں ابتداء میں کئی مشکلات کا سامنا بھی رہا۔ ڈاکٹر لائٹنر اس بارے میں ایک مجلس میں کہتے ہیں۔

> "اس یونی ورسٹی کے قیام سے ایک نئے دور کا آغاز ہو گا جس میں علم و فن کا ماحصل تمام لوگوں کی دسترس میں ہو گا۔"(۳)

کچھ سیاسی اور حکومتی معاملات کی وجہ سے اورینٹل کالج کے قیام میں ڈاکٹر لائٹر کو کئی مشکلات کا سامنا رہا مگر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور ۱۸۷۰ء میں یہ ادارہ قائم ہوا۔ اورینٹل کالج کا پہلا نام اورینٹل سکول تھا۔ ۱۸۷۷ء سے لے کر ۱۹۱۲ء تک اورینٹل کالج "گورنمنٹ کالج لاہور" کے ایک حصہ میں تھا لیکن بعد میں جب گونمنٹ کالج لاہور پھیلتا گیا تو اورینٹل کالج اس سے الگ ہو گیا۔ لاہور میں یہ ایک منفرد ادارہ تھا جہاں مشرقی علوم اور دیگر زبانوں کی تدریس کے علاوہ جدید علوم کا درس بھی دیا جاتا تھا۔ یونی ورسٹی کو فخر ہے کہ ان کے ابتدائی پرنسپل بہت بلند پایہ تھے۔

> "اورینٹل کالج کو اس بات پر فخر ہے کہ ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو، ڈاکٹر لائٹنز، سر اورل سٹائن اور اے۔ سی وولز جیسے مستشرقین اور بلند پایہ ماہرین تعلیم اس کے پرنسپل رہے۔"(۴)

آئے اب اورینٹل کالج کے مستشرقین پرنسپل کا مختصر جائزہ لیتے ہیں جس سے ان مستشرقین کی اورینٹل کالج کے لیے کی گئی علمی و ادبی خدمات کا اندازہ ہو جائے گا۔

ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لائٹنز

اورینٹل کالج لاہور کے پہلے پرنسپل ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لائٹنر ایک مستشرق تھے جنہوں نے پی ایچ۔ ڈی، ایل ایل ڈی اور بارایٹ لا اعزازی ڈگریاں حاصل کی ہوئیں تھیں۔ وہ پنجاب یونیورسٹی کے پہلے رجسٹرار اور گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل بھی رہ چکے تھے۔ سب سے پہلا کام جو انہوں نے کیا وہ اورینٹل کالج کے روایتی تدریسی انداز میں ایک خاص تبدیلی کی یعنی انہوں نے زبان کے مطالعے کی بنیاد فقہ اللسان پر رکھی تھی جبکہ ادبی مطالعے کے لیے سیاسی اور سماجی پس منظر پر زور دیا تھا۔ ڈاکٹر لائٹنز نے تصنیف و تالیف کے لیے تراجم کے بجائے تصنیف کے لیے اصل مواد سازی پر اہمیت دی کیونکہ ان کے نزدیک ترجمہ نگاری

ایک بیکار فن ہے اس سے اصل تصنیف کی اہمیت اور فن پہلے جیسا نہیں ہوتا بلکہ بگڑ جاتا ہے۔کالج کے بارے میں ڈاکٹر لائٹنر کا یہ خیال تھا:

"اگر اورینٹل کالج اپنے مقاصد کے حصول کی راہ پر گامزن رہا تو عنقریب یہ ادارہ نہ صرف برعظیم میں ایک عظیم الشان ثقافتی و تہذیبی مرکز بن جائے گا بلکہ دنیا بھر کے محققین کے لیے علوم مشرقی کی تحقیق کے ایک فعال مرکز کی حیثیت حاصل کر لے گا۔" (۵)

ڈاکٹر لائٹنر کی زیرِ نگرانی ہر قسم کے علوم قدیم و جدید نیز انجنیئرنگ کے امتحانات کی بھی تیاری کروائی جاتی تھی۔اس کے علاوہ ایف۔اے، بی۔اے اور دیگر پرافیشنسی کے عربی، فارسی اور سنسکرت زبانوں کے نصاب کی تدریس بھی دی جاتی تھی جن کو کلکتہ اور پنجاب نے تجویز کئے تھے چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ قلیل مدت میں ہی اورینٹل کالج نے ڈاکٹر لائٹنر کی زیرِ نگرانی تدریسی میدان میں علوم وفنون اور زبان و ادب کے مختلف شعبوں میں نمایاں کام سرانجام دیے۔اس حوالے سے ڈاکٹر غلام حسین اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر لائٹنر نے سترہ برس پنجاب اور شمالی ہند کو کلکتہ یونیورسٹی کے حلقہ اثر سے نجات دلانے کے لیے جس ان تھک جدوجہد کا آغاز کیا تھا۔۔۔۔وہ دور بالآخر ختم ہوا اور یہ جدوجہد کامیابی سے ہم کنار ہوئی یعنی ۱۸۸۲ء میں پنجاب کو ایک مکمل یونیورسٹی مل گئی۔" (۶)

ڈاکٹر لائٹنر نے جدید مغربی علوم سے واقفیت کے لیے مشرقی علوم کی بقا میں بھی اہم کردار ادا کیا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ مشرقی علوم کو تقویت پہنچا کر ہی جدید علوم روشناس کروایا جاسکتا ہے۔ایسا نہیں ہے کہ یہ سب کام انھوں نے بنا کسی رکاوٹ کے سرانجام دیے ان کی سب سے بڑی رکاوٹ خود ان کے انگریز ساتھی تھے جو میکالے کی تعلیمی حکمتوں کو پروان چڑھانے کے درپے تھے اور وہ کسی صورت نہیں چاہتے تھے کہ مشرقی باشندے ملکی و قومی شعور حاصل کر سکیں۔بہر حال ڈاکٹر لائٹنر نے اس کے باوجود تعلیم کی جدوجہد جاری رکھی اور انھیں پنجاب اور اورینٹل کالج کا محسن کہنا بجا نہ ہو گا۔

ڈاکٹر صاحب برصغیر اس وقت آئے جب مشرقی لوگ سیاسی محکومی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے آپ نے یہاں کے لوگوں کو نئے فکر و فن کے سانچے میں ڈھالا۔اتنا ہی نہیں آپ نے سامراجی نظام تعلیم کے خلاف زبردست جہاد لڑا اور پنجاب کی سرزمین کو ایک نئی راہ دیکھائی جو مستقبل میں ان کے لیے معاون بھی ثابت ہوئی۔۱۸۷۰ء سے ۱۸۸۶ء تک آپ نے اورینٹل کالج لاہور اور مشرقی زبان و ادب کے لیے بے پناہ خدمات سرانجام دیں آپ کی شخصیت اتنی ہمہ گیر اور علمی، ادبی اور تعلیمی کام ان گنت ہیں کہ اس کے لیے ایک مکمل مفصل کتاب لکھی جانی چاہیے۔

ڈاکٹر لائٹنر کے بعد مسٹر ٹی۔سی لوئس (ایم۔اے) اورینٹل کالج لاہور کے قائم مقام پرنسپل رہے ان کی مدت مئی ۱۸۸۶ء سے جون ۱۸۸۷ء تک رہی۔ان کے بعد ڈاکٹر تھائی باٹ (پی ایچ۔ڈی) پرنسپل کے فرائض سر انجام دیتے رہے ان کی مدت یکم اگست ۱۸۸۷ء سے یکم اکتوبر ۱۸۸۷ء تک رہی کیوں کہ خراب صحت کی وجہ سے وہ پرنسپل کے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔

ڈاکٹر سر مارک آرل سٹائین

ڈاکٹر سر مارک آرل سٹائین پرنسپل کے عہدے پر فائز ہوئے۔ان کا دورانیہ یکم فروری ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۹ء تک رہا۔آپ نے ایم۔اے، ڈی۔فل، ڈی لٹ (آکسفورڈ)، ڈی۔ایس سی (کیمبرج) اور ڈی۔او۔ایل (پنجاب) سے اعزازی ڈگریاں حاصل کیں۔ قدیم ایرانی صوتیات اور قدیم تاریخ ہند سے خاصی دلچسپی رکھتے تھے اسی وجہ سے کئی بار انھوں نے ہندوستان کا سفر بھی کیا۔اورینٹل کالج کے پرنسپل ہونے کے ساتھ آپ سنسکرت زبان وادب کے پروفیسر بھی تھے۔

یکم فروری ۱۸۸۸ء میں پرنسپل اورینٹل کالج اور رجسٹرار پنجاب یونی ورسٹی کا جب چارج لیا تو اس وقت تعلیمی نظام کے حالات کافی خراب تھے جس کی ایک وجہ اس سال کالج کی ایک کمیٹی نے سینیٹ پنجاب یونی ورسٹی کی ہدایات پر ایک ایسی تحقیقی کمیٹی بنائی جس سے کالج کی تنظیم نو کی گئی اور علمی جماعتوں کو کالج سے الگ کر دیا گیا۔ڈاکٹر سٹائین کے لیے یہ ایک بڑا چیلنج تھا جسے انھوں نے بہ خوبی نبھایا اور جلد ہی اورینٹل کالج کے انتظامی اور تدریسی و تحقیقی امور کو درست کیا۔ڈاکٹر سٹائین گیارہ سال تک اس کالج سے منسلک رہے اس دوران انھوں نے کالج کو دوبارہ سے ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا جس کا آغاز ڈاکٹر لائٹنر نے کیا تھا۔علمی و ادبی خدمات کے ساتھ تحقیقی کاموں کو بھی اہمیت دی گئی اور کئی تصانیف و تالیفات منظر عام پر آئیں۔

ڈاکٹر سٹائین کا سب سے بڑا کارنامہ ۱۸۹۴۔۱۸۹۵ء میں مہاراجہ جموں و کشمیر کے کتب خانے سے رگھوناتھ مندر کے ۵ ہزار سنسکرت مخطوطات کی کیٹلاگ ہے۔وہ چوں کہ سنسکرت زبان کے پروفیسر تھے اسی وجہ سے اُن کی تحقیق و تدوین سرمایہ سنسکرت میں ہی ملتا ہے۔اورینٹل کالج ملازمت کے دوران ہی انھوں نے بریں پنڈت کاہن کی قدیم تاریخ کشمیر کو سنسکرت زبان میں مرتب کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی خود کیا۔اورینٹل کالج کی ملازمت سے مستعفی ہونے کے بعد بھی آپ نے مشرقی زبان وادب کے لیے بے پناہ خدمات سر انجام دیں۔درس و تدریس کے بعد انھوں نے قدیم عمارتوں اور کھنڈرات کی طرف رُخ

کیا اور قدیم مشرقی علاقوں یعنی صوبہ سرحد، بلوچستان، قلات اور خاران میں کھدائی کا کام کیا اور تحقیقی کام کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان، چین اور تبتی زبانوں کے قدیم رسم الخط کے نمونے بھی معلوم کیے۔

"ان کے بعد پروفیسر ٹامس آرنلڈ قائم مقام پرنسپل کے طور پر اورینٹل کالج میں آئے۔ ان کا دورانیہ ۲۸ اپریل ۱۸۹۹ء سے ۲۳ نومبر ۱۸۹۹ء تک رہا۔ ان کے بعد ۱۸۹۹ء میں ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو سٹر اٹن پرنسپل کے عہدے پر نافذ ہوئے لیکن ۱۹۰۲ء میں وفات کی وجہ سے دوبارہ پروفیسر ٹامس آرنلڈ نے ۱۹۰۲ء میں پرنسپل کا چارج سنبھالہ اور اپریل ۱۹۰۳ء میں ہی عہدے سے سبکدوش ہوگئے۔"(۷)

پروفیسر ٹامس آرنلڈ

پروفیسر ٹامس آرنلڈ کو مشرقی زبان و ادب عربی، سنسکرت اور فارسی سے گہری دلچسپی تھی۔ ۱۸۸۸ء میں ایم۔اے۔ او کالج علی گڑھ میں پروفیسر کے عہدے پر ہندوستان آئے تھے علی گڑھ میں قیام کے دوران پروفیسر آرنلڈ پر اسلامی علوم و تہذیب کا گہرا اثر نظر آتا ہے جس کی وجہ ان کی علامہ شبلی نعمانی سے دوستی اور ان کے خیالات سے استفادہ کرنا ہے۔ آرنلڈ گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کے پروفیسر بھی رہ چکے تھے۔ وہ چوں کہ قائم مقام پرنسپل کے طور پر اورینٹل کالج سے وابستہ ہوئے اس لیے کالج کے لیے زیادہ خدمات سر انجام نہیں دے سکے۔ البتہ مشرقی زبان و ادب کے لیے ان کی بے پناہ خدمات ہیں۔

پروفیسر آرنلڈ نے ۱۹۰۴ء میں انڈیا آفس لائبریری میں اسسٹنٹ لائبریرین کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیں۔ یونیورسٹی کالج لندن میں عربی کے پروفیسر رہے اتنا ہی نہیں انگلستان میں ہندوستانی طلبہ کے مشیر بھی رہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے ایڈیٹر کی حیثیت سے بھی اہم خدمات سر انجام دیں۔ مشرقی زبان و ادب کے لیے کی گئی خدمات کی وجہ سے انھیں ۱۹۲۱ء میں "سر" کے خطاب سے نوازا گیا۔(۸) آخری ایام میں بھی تحقیق و تصنیف کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

ڈاکٹر اے ڈبلیو سٹر اٹن

ڈاکٹر اے ڈبلیو سٹر اٹن سنسکرت زبان کے پروفیسر رہے۔ ہملٹن میں ان کی کوششوں سے صوتیات کا ایک شعبہ بنا اور وہ وہاں سیکرٹری بھی منتخب ہوئے جس وجہ سے سنسکرت زبان سے ان کی دلچسپی مزید بڑھ گئی کچھ عرصے بعد انھیں سنسکرت اور صوتیات میں فیلوشپ بھی ملا۔ ان کی قابلیت دیکھتے ہوئے ایک ساتھی پروفیسر بلوم فیلڈ نے ان کا نام اورینٹل کالج لاہور میں بطور پرنسپل کے تجویز کیا گیا جب پنجاب

یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے اس تجویز کو قبول کر لیا تو وہ ہندوستان تشریف لے آئے۔ سب سے قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس سفر ہندوستان کے لیے انھوں نے باقاعدہ اردو زبان بھی سیکھنی شروع کر دی نیز لاہور آنے کے بعد اور اپنے عہدے بطور پرنسپل اور رجسٹرار اپنا چارج لینے کے بعد بھی مولوی محمد شعیب سے عربی و فارسی زبان بھی سیکھی۔ وہ ہمیشہ کالج کے مسائل پر گفت گو اُردو زبان میں ہی کرتے تھے۔ اگر یہ کچھ عرصہ زندہ رہتے تو یقیناً اردو زبان و ادب اور اورینٹل کالج کے لیے بے پناہ خدمات سر انجام دیتے۔ ان کی بیوی نے ان کی وفات کے بعد یادگار کے طور پر پروفیسر صاحب کی بہت سی کُتب اورینٹل کالج کی لائبریری کو بطور تحفہ عطا کیں۔(۹)

ڈاکٹر اے۔ سی وولنر

ڈاکٹر اے۔ سی وولنر پرنسپل کے طور پر اورینٹل کالج میں آئے ان کا دورانیہ سب سے زیادہ رہا ۱۹۰۳ء میں انھوں نے پرنسپل کا چارج لیا اور ۱۹۳۶ء میں ان کی وفات ہوئی۔ ڈاکٹر اے، سی وولنر اورینٹل کالج لاہور کے آخری مستشرق پرنسپل رہے۔ انھوں نے ایم اے (آکسفورڈ) اور ڈی۔ لٹ (پنجاب) کی اعزازی ڈگریاں حاصل کیں۔ وہ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۶ء تک پنجاب یونی ورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہے۔ انھوں نے کلاسک (یونانی اور لاطینی) کے علاوہ مشرقی زبانیں سنسکرت اور فارسی میں بھی تعلیم حاصل کی یہاں تک کہ سنسکرت کی تعلیم پر "بوڈن" سکالرشپ بھی ملی۔ انھوں نے چینی زبان بھی سیکھی کیوں کہ انھیں تعلیم حاصل کرنے اور زبان و ادب سے گہرا لگاؤ تھا۔

۱۹۰۳ء میں اورینٹل کالج لاہور کے پرنسپل اور رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی منتخب ہوئے اور وفات تک اسی ادارے سے منسلک رہے۔ ان کی سب سے اہم خدمت یہ تھی کہ ان کی وفات تک اورینٹل کالج کی اپنی باقاعدہ عمارت بن گئی تھی اس سے قبل اورینٹل کالج اور یونیورسٹی کی الگ عمارت نہ تھی سوائے سینیٹ ہال کے کچھ نہیں تھا۔ انھوں نے لاء کالج اور ہیلی کالج آف کامرس کی عمارتیں بھی تعمیر کروائیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی ہال، یونیورسٹی لائبریری، ہیلی ہال بھی تعمیر کروائے۔ ڈاکٹر صاحب کی زیرِ نگرانی ہر ادارے کی الگ عمارت تعمیر ہو چکی تھی۔ ان کی انھی خدمات کو دیکھتے ہوئے مختلف عہدوں پر بھی تعیناتی کی گئی جیسے ڈاکٹر وولنر پہلے ڈین آف انسٹرکشن مقرر ہوئے، ۱۹۲۳ء میں پروفیسر آف سنسکرت مقرر ہوئے۔ یونی ورسٹی کے فیلو اور سنڈیکیٹ کے رکن بھی رہے۔

ڈاکٹر وولنر نے علی گڑھ میں بھی اپنی خدمات سر انجام دیں وہ حکومت ہند مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی اصلاح و تنظیم کے سلسلے میں دو ماہ یہاں مقیم رہے۔ان کے علاوہ بھی بہت سی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ پنجاب یونی ورسٹی نے انھیں ڈی۔لٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔اسی زمانے میں اکادمی فرانس نے انہیں آفیسر ڈی اکیڈمی فرانس کا اعزاز عطا کیا۔۱۹۲۶ء میں سی۔ آئی۔ای کا فیلو بھی بنایا گیا۔"ان کی وفات کے بعد ان کے رفقاء نے اُن کی یاد میں ۳۲۸ صفحات پر مشتمل وولنر کو میموریشن وولیوم پیش کیا جس کو مولوی محمد شفیع نے مرتب کیا۔"(۱۰)

مذکورہ بالا تمام مستشرقین نے مشرقی ادب کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔انھوں نے شاعری، نثر، اور داستانوں کے تراجم کیے اور انھیں مغربی دنیا تک پہنچایا۔انھوں نے نایاب مخطوطات کو جدید طریقوں سے شائع کیا، جو کہ مشرقی ادب کی بحالی کا باعث بنے۔مستشرقین نے مشرقی ادب کو مغربی زبانوں میں منتقل کر کے اسے بین الاقوامی سطح پر قابلِ فہم بنایا اس کے علاوہ اورینٹل کالج کو صحیح معنوں میں برصغیر میں ایک باقاعدہ یونیورسٹی کا درجہ دلوایا۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) صفیہ بانو، انجمن پنجاب تاریخ و خدمات، (کراچی: کفایت اکیڈمی، ۱۹۸۷ء)، ۱۵۱۔

(۲) ابو سلمان شاہجہانپوری، "برصغیر پاک و ہند کے علمی، ادبی اور تعلیمی ادارے"، مجلہ: علم و آگاہی کا خصوصی شمارہ، (کراچی: گورنمنٹ نیشنل کالج، ۷۴۔۱۹۷۳ء)، ۸۵۔

(۳) جے۔ایف۔بروس، ہسٹری آف دی یونیورسٹی آف دی پنجاب، (لاہور، ۱۹۳۳ء)، ۱۱۔

(4) https://pu.edu.pk/home/department/34/University-Oriental-College

(۵) ڈاکٹر غلام حسین، تاریخ اورینٹل کالج، (لاہور: جدید اردو ٹائپ پریس، ۱۹۶۲ء)، ۳۷۔

(۶) ایضاً، ۴۶۔

(۷) ایضاً، ضمیمہ۔

(8) https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%AA%DA%BE%D8%A7%D9%85%D8%B3_%D9%88%D8%A7%DA%A9%D8%B1_%D8%A2%D8%B1%D9%86%D9%84%DA%88

(۹) ڈاکٹر غلام حسین، تاریخ اورینٹل کالج، ۱۴۹۔

(۱۰) ایضاً، ۱۵۳۔

❖❖❖